بے ہوشی میں قضا نمازوں کا حکم

ریفرنس نمبر: GRW-304

تاریخ: 11-03-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ آپریشن سے پہلے مریض کو انجیکشن ، دوائی وغیرہ سے بے ہوش کیا جاتا ہے ، یہ بے ہوشی اگر اتنی طویل ہو کہ چھ یا اس سے زائد نمازیں قضا ہو جائیں، تو کیا یہ نمازیں معاف ہوں گی یا ان کی قضا کرنا ہوگی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

انجیکشن اور دوائی وغیرہ مصنوعی طریقہ سے جو بے ہوشی طاری کی جائے ، اس سے اگر بندہ بے ہوش ہو تو وہ بے ہوشی چاہے کتنی ہی طویل ہو ، اس دوران چھ نمازیں فوت ہو جائیں یا ان سے زیادہ ، بہر صورت فوت ہونے والی تمام نمازوں کی قضا اس پر لازم ہوگی۔ تفصیل اس میں یہ ہے کہ

اگر بے ہوشی کسی آفت سماویہ کے سبب ہو یعنی من جھۃ اللہ ہو، تو وہ اگر اتنی طویل ہو کہ چھ نمازیں یا ان سے زیادہ فوت ہو جائیں تو ان کی قضا نہیں ہوتی ، اور اگر چھ سے کم نمازیں فوت ہوں، تو ان کی قضا لازم ہوتی ہے اور یہ مسئلہ استحسانا، خلاف قیاس نصوص وآثار سے ثابت ہے اور نصوص میں بے ہوشی کی وہی صورت ہے، جو آفت سماوی کی وجہ سے طاری ہوئی، نہ کہ وہ جو بندے کے اپنے فعل کی وجہ سے طاری ہوئی ، لہذا بندے کے فعل سے جو بے ہوشی طاری ہوگی ، وہ خواہ کتنی طویل ہو ، اس دوران فوت ہونے والی ساری نمازوں کی قضا اس پر لازم ہوگی۔

الآثار لابی یوسف میں ہے: ”قال: وثنا یوسف عن أبي یوسف عن أبي حنیفۃ عن حماد عن إبراھیم في رجل أغمي علیہ یوما ولیلۃ، فقال: ابن عمر رضي اللہ عنھما کان یقول: یقضي ذلک، وإن أغمي علیہ أکثر من ذلک لم یقض“ ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی علیہ الرحمۃ سے اس شخص کے متعلق سوال کیا گیا، جس پر ایک دن اور ایک رات بے ہوشی طاری ہوئی، تو آپ علیہ الرحمۃ نے فرمایا: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے تھے: یہ

شخص ان کی قضا کرے گا، اور اگر اس پر اس سے زیادہ بے ہوشی طاری ہو تو قضا نہیں کرے گا۔

(الآثار لابی یوسف، حدیث نمبر 282، صفحہ 57، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

محیط رضوی میں ہے: ”ولو شرب البنج أو الدواء حتى أغمي عليه، قال محمد: يسقط عنه القضاء متى كثر؛ لأنه إنما حصل بما هو مباح فصار كما لو أغمي عليه بمرض. وقال أبو حنيفة رحمه الله: يلزمه القضاء، لأن النص ورد في إغماء حصل بآفة سماوية فلا يكون واردا في اغماء حصل بصنع العباد، لان العذر متى جاء من جهة غير من له الحق لا يسقط الحق، ولو اغمي عليه بفزع من سبع او آدمی اكثر من يوم وليلة لا يلزمه القضاء بالاجماع، لانه حصل بآفة سماوية لان الخوف والفزع انما يجئ لضعف قلبه فيكون بمعنى المرض“ ترجمہ: کسی پر بھنگ یا دوائی پینے سے بے ہوشی طاری ہوئی، تو امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب بے ہوشی طویل ہو، تو اس سے قضا ساقط ہو جائے گی، کیونکہ بے ہوشی کا طاری ہونا ایسے امر کی وجہ سے ہوا جو مباح ہے، تو یہ ایسے ہی ہے جیسے مرض کی وجہ سے بے ہوشی طاری ہو جائے، اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس پر قضا لازم ہو گی کیونکہ نص اس بے ہوشی کے متعلق وارد ہے جو آفت سماویہ کی وجہ سے ہو، پس اس کے متعلق نص کا ثبوت نہیں ہو گا جو بندوں کے فعل سے طاری ہو، کیونکہ عذر جب بھی صاحب حق کے غیر کی طرف سے آئے تو حق ساقط نہیں ہوتا، اور اگر آدمی پر بے ہوشی کسی درندے یا آدمی کے خوف کی وجہ سے طاری ہو اور ایک دن رات سے زیادہ طاری رہے تو اس پر سے بالاجماع قضا ساقط ہو جائے گی، کیونکہ یہ والی بے ہوشی آفت سماویہ کی وجہ سے طاری ہوئی ہے، کیونکہ خوف اور گھبراہٹ ضعف قلب کی وجہ سے ہی پیدا ہوتے ہیں، تو یہ مرض کے معنی میں ہوں گے۔

(محیط رضوی، جلد 1، صفحہ 372،373، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

فتح باب العنایہ میں ہے: ”ولو زال عقله بخمر يلزمه القضاء وإن طال، ولو زال ببنج أو دواء فكذا عند أبي حنيفة، لأن سقوط القضاء عرف بالأثر في آفة سماوية، ولا يقاس عليه ما حصل بفعله“ ترجمہ: اگر کسی شخص کی عقل شراب پینے کی وجہ سے زائل ہو گئی، تو اس پر قضا لازم ہو گی، اگرچہ زوالِ عقل کا زمانہ کتنا ہی دراز ہو، اور اگر کسی کی عقل بھنگ پینے یا دوائی کی وجہ سے زائل ہوئی، تو بھی امام اعظم علیہ الرحمۃ کے نزدیک یہی حکم ہے، کیونکہ قضا کا ساقط ہونا آفت سماویہ میں اثر کی وجہ سے معلوم ہوا، تو اس پر اس زوالِ عقل کو قیاس نہیں کیا جائے گا، جو اپنے فعل سے ہوئی۔

(فتح باب العنایۃ، جلد 1، صفحہ 388، مطبوعہ کراچی)

در مختار میں ہے: ”(زال عقله ببنج أو خمر) أو دواء (لزمه القضاء وإن طالت) لأنه بصنع العباد كالنوم

"ترجمہ: اور اگر بھنگ، شراب یا دوائی پینے کی وجہ سے کسی کی عقل زائل ہوئی، تو اس پر قضا لازم ہو گی، اگرچہ زوالِ عقل کی مدت کتنی ہی دراز ہو، کیونکہ یہ زوالِ عقل بندوں کے فعل کی وجہ سے ہے، تو یہ نیند کی طرح ہے۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے: "أي وسقوط القضاء عرف بالأثر إذا حصل بآفة سماوية فلا يقاس عليه ما حصل بفعله۔۔۔ولا يرد على التعليل سقوط القضاء بالفزع من سبع أو آدمي كما مر لقولهم إن سببه ضعف قلبه وهو مرض أي فهو سماوي "ترجمہ: یعنی آفت سماویہ کی وجہ سے بے ہوشی طاری ہو، تو اس صورت میں قضا کا ساقط ہونا اثر کی وجہ سے ہے، تو اس کو اس بے ہوشی پر قیاس نہیں کیا جائے گا جو اپنے فعل سے ہو، اور اس تعلیل پر آدمی یا درندے کے خوف سے حاصل ہونے والی بے ہوشی کے زمانے میں قضا ساقط ہونے والے مسئلہ کے ذریعے اعتراض نہیں ہو سکتا، کیونکہ فقہاء نے فرمایا: اس کا سبب ضعف قلب ہے اور وہ مرض ہے، تو وہ سماوی ہے۔

(ردالمحتار مع الدرالمختار، جلد2، صفحہ102، دار الفکر، بیروت)

اسی طرح حاشیۃ الطحطاوی، نہر الفائق، تبیین الحقائق وغیرہ میں ہے۔

بہار شریعت میں ہے: "جنون یا بے ہوشی اگر پورے چھ وقت کو گھیر لے، تو ان نمازوں کی قضا بھی نہیں، اگرچہ بے ہوشی آدمی یا درندے کے خوف سے ہو اور اس سے کم ہو تو قضا واجب ہے۔۔۔۔ شراب یا بنگ پی، اگرچہ دوا کی غرض سے اور عقل جاتی رہی، تو قضا واجب ہے، اگرچہ بے عقلی کتنے ہی زیادہ زمانہ تک ہو۔ یوہیں اگر دوسرے نے مجبور کر کے شراب پلادی جب بھی قضا مطلقاً واجب ہے۔"

(بہار شریعت، جلد01، حصہ04، صفحہ723،724، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد عرفان مدنی

07شعبان المعظم1443ھ/11مارچ2022ء

الجواب صحیح

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے